### سوال

وں کی فرضیت

### جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پانچ نمازوں کی فرضیت

---

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

عد!

سلام میں کلمہ شہادت کے بعد نماز کی اہمیت اور تاکید سب سے زیادہ ہے۔ نماز عبادت کی بہت سی اقسام پر مشتمل ہے، جیسے ذکر الٰہی، تلاوت قرآن، قیام، رکوع، سجدہ، دعا، تسبیح اور تکبیر وغیرہ۔ نماز بدنی عبادات کی چوٹی ہے۔ اللہ کے رسولوں میں سے کسی

یہ خوبی نماز کی عظمت، اس کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا بلند مرتبہ ومقام کا ہونا واضح کرتی ہے۔

ہر شخص پر نماز کی فضیلت اور نماز کی فرضیت سے متعلق بہت سی احادیث آتی ہیں حتیٰ کہ دین اسلام میں نماز کی فرضیت بدیہی معلوم ہوتی ہے۔ اس کا منکر مرتد ہے جسے توبہ کا موقع دیا جائے گا، اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کرنے پر امت مسلمہ کے علماء کا اتفاق ہے۔

کہتے ہیں جس کا لغوی معنی "دعا" ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم)! انھیں دعا دیجئے۔"

راصطلاحی معنی: وہ مخصوص اقوال وافعال ہیں جن کی ابتدا اللہ اکبر سے اور انتہا سلام پھیرنے سے ہوتی ہے۔ "چونکہ نمازی نماز میں عبادت، ثنا اور طلب ودرخواست کی شکل میں اللہ کے حضور دعا میں مشغول رہتا ہے، اس لیے نماز کو عربی زبان میں "صلاة" کہا جاتا ہے۔

سے پہلے معراج کی رات (ہر عاقل، بالغ مسلمان پر دن رات میں) پانچ نمازیں فرض ہوئیں جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا١٠٣... سورة المائدة

ز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔"[2]

ت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وفعل سے واضح کردیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لٰوةَ...٥... سورة البينة

، کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں۔ اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں یکسو ہوکر، اور نماز کو قائم کریں۔"[3]

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں "وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ نماز قائم کرو۔" کے الفاظ متعدد بار ذکر کرکے نماز کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا:

لٰوةَ...٣١... سورة ابراهيم

ن دار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نماز کو قائم کریں۔"[4]

ہ روم میں فرمایا:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ١٧ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ١٨... سورة الروم

پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ (17) تمام تعریفوں کے لائق آسمان وزمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو)"[5]

جب کسی عاقل بالغ مسلمان پر نماز کا وقت آجائے تو اس پر نماز فرض ہوجاتی ہے، البتہ اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو اس پر نماز فرض نہیں ہوتی اور نہ طہارت کے بعد اس کی قضا ہے۔

یا ہوا جب بیدار ہویا بے ہوش شخص جب ہوش میں آجائے تو ان پر قضا دینا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ١٤... سورة طه

یری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔"[6]

للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَسِيَ صَلاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا"

س نماز بھول گیا یا سوگیا تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب اسے یاد آئے نماز ادا کرلے۔ "[7]

(1)۔ چھوٹے بچے کے سرپرست کے لیے ضروری ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہوجائے تو اسے نماز کی تلقین کرے باوجود یہ کہ اس پر نماز فرض نہیں لیکن سرپرست اس کا اہتمام ضرور کرے، اسے نماز کا عادی بنائے، اس سے بچے اور اس کے سرپرست دونوں کو اجر و ثواب ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرما

ہا...١٦٠... سورۃ الانعام

ے کام کرے گا اس کو اس کے دس گنا ملیں گے۔ "[8]

ہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت چھوٹا بچہ لے کر آئی اور پوچھا: کیا اس کا حج ہوگا؟ آپ نے فرمایا:

نَم وَلَکِ أَجْرٌ"

ہ! اور تیرے لیے اجر ہے۔ "[9]

ت اور ولی کو چاہیے کہ بچے کو نماز اور طہارت کے مسائل کی تعلیم دے۔ اگر بچے کی عمر دس برس کی ہوجائے اور وہ نماز میں سستی کرے تو سرپرست اسے مار کر نماز پڑھائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

ادَکُم بِالصَّلَاةِ وَہُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِینَ، وَاضْرِبُوہُمْ عَلَیْہَا وَہُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوا بَیْنَہُمْ فِی الْمَضَاجِعِ"

یے سات برس کے ہوں تو انھیں نماز کی تلقین کرو۔ جب دس برس کے ہوجائیں اور نماز نہ پڑھیں تو انھیں مارو۔ اور ان کے بستر الگ الگ کردو۔ "[10]

(2)۔ نماز کا وقت ہوجائے تو اس کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا١٠٣... سورۃ المائدۃ

ز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔ "[11]

ر اور مغرب کو عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی رخصت ہے۔ لیکن رات کی نماز کو دن میں یا دن کی نماز کو رات میں ادا کرنا درست نہیں۔ اسی طرح نماز فجر کو طلوع آفتاب کے بعد (بلاوجہ) پڑھنا کسی صورت میں (جنابت ہو یا نجاست) جائز نہیں، بلکہ ممکن حد تک اسے جلدی ادا کرنا چاہیے۔

اج کی خاطر جب ہسپتال میں بیڈ پر ہوتے ہیں اور وضو کرنے کے لیے نیچے اتر نہیں سکتے یا ناپاک کپڑے تبدیل نہیں کرسکتے یا ان کے پاس تیمم کے لیے مٹی موجود نہیں ہوتی یا انھیں پانی یا مٹی مہیا کرنے والا کوئی ساتھی نہیں ہوتا تو اس حالت میں نماز کو مؤخر کرلیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب ہمارا عذر ختم ہوجائے گا تو تم

للّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ...١٦... سورۃ التغابن

ے تم سے ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہو۔ "[12]

اگر کسی مریض نے (جو قبلہ کی طرف رخ نہیں کرسکتا) غیر قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرلی تو اس کی نماز درست اور صحیح ہوگی۔

نماز کی فرضیت و اہمیت کا انکار کیے بغیر محض سستی اور کوتاہی سے نماز چھوڑ دی تو اس نے (اہل علم کی صحیح رائے کے مطابق) کفر کا ارتکاب کیا۔ اس بارے میں ایک دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عبد وبین الکفر ترک الصلاۃ"

ر اس کے کفر کے درمیان فرق، نماز کا چھوڑنا ہے۔ "[13]

شخص نماز کا تارک ہو، اس کے اس عمل کی عام تشہیر کرنی چاہیے حتیٰ کہ اس رسوائی سے شرمندہ ہوکر نماز ادا کرنے لگے۔ اگر وہ نماز ادا نہ کرے تو اسے سلام نہ کہا جائے، اس کی دعوت قبول نہ کی جائے حتیٰ کہ توبہ کرے اور نماز قائم کرے۔ کیونکہ نماز دین کا ستون ہے اور یہی عمل مسلمان اور کافر کے درمیان فر

## اذان اور اقامت کے احکام

کتب احادیث میں پانچ نمازوں کی ادائیگی کے اوقات مقرر ہیں۔ ان اوقات سے پہلے نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ چونکہ اکثر لوگوں کو نماز کا وقت ہوجانے کا علم نہیں ہوتا یا کسی کام میں اس قدر مشغول ہوتے ہیں کہ نماز کی طرف ان کی توجہ نہیں رہتی۔ ان وجوہات کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اذان کو مشروع فرمایا ہے۔ تاکہ ا

(1)۔ اذان کا حکم ہجرت کے پہلے سال ہی جاری ہوگیا تھا۔ اس کی مشروعیت کا یہ سبب تھا کہ عام لوگوں کو نماز کے وقت کا علم نہ ہوتا تھا، چنانچہ اس کے لیے انھوں نے کوئی علامت مقرر کرنے کے لیے باہم مشورہ کیا۔ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں وہ کلمات بتائے گئے جو وحی کے

ﯘ٩... سورۃ الجمعۃ

جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو"[14]

ِ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا نَادَیْتُمْ إِلَی الصَّلٰوۃِ...٥٨... سورۃ المائدۃ

جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو۔ "[15]

ا (2)۔

(3)۔ اذان کی فضیلت میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں۔ آپ نے فرمایا:

ول الناس أعناقا یوم القیامۃ"

ت موذنوں کی گردنیں سب سے اونچی ہوگی۔ "[16]

4)۔

5)۔

6)۔

1۔ اس کی آواز بلند اور اونچی ہو کیونکہ اس سے اعلان کا مقصد بہتر طور پر پورا ہوتا ہے۔

2۔ موذن قابل اعتماد اور امین شخص ہونا چاہیے کیونکہ نماز کا وقت ہوجانے اور روزہ رکھنے یا افطار کرنے میں اس کی اذان پر اعتبار و اعتماد کیا جاتا ہے۔

3۔ اسے وقت دیکھنا اور معلوم کرنا آتا ہو تاکہ اول وقت اذان کہہ سکے۔

6)۔

7)۔

8)۔

9)۔

10)۔ "[17]

ے کر فارغ ہوجائے تو موذن اور سننے والا (دونوں) درود شریف پڑھیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ"

مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص تقرب اور خاص فضیلت عطا فرما اور انھیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ "[18]

11)۔

12)۔ [19]

تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ٣٦،٣٧... سورۃ النور

وں میں جن کے بلند کرنے، اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت

---

[1] حدیث 349 و صحیح مسلم الایمان باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث 162۔

[2] النساء: 4/103۔

[3] البینۃ 98/5۔

[4] ابراہیم 14/31۔

[5] الروم 30/17۔18۔

[6] طٰہٰ 20/14۔

[7] حدیث 684۔

[8] الانعام 6/160۔

[9] حدیث 1336۔

[10] حدیث 495 و مسند احمد 2/187

[11] النساء: 4/103۔

[12] التغابن 64/16۔

[13] حدیث 82 و سنن ابی داود السنۃ باب فی رد الارجاء حدیث 4678

[14] الجمعۃ 9/62۔

[15] المائدۃ 5/58۔

[16] ع۔حدیث 387۔

[17] ۔حدیث 385۔

[18] ا۔حدیث 614۔

[19] اذان سنتے ہی اٹھنے اور بھا گنے میں مسلمان اور شیطان میں فرق ہے۔ پہلا مسجد کی طرف نماز ادا کرنے کے لیے اٹھنا اور بھاگنا ہے جبکہ دوسرا اس کے برعکس ہے، لہذا تشبیہ محل نظر ہے۔ (صارم)

[20] ۔النور۔24/36۔37۔

ذاما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

نماز کے احکام ومسائل: جلد01: صفحہ81